اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 99:

(تصحیح و نظرثانی شدہ)

نمازِ فجر کا وقت اور اس کے اَحکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

نمازِ فجر کا وقت سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ صبح صادق اور صبح کاذِب کی حقیقت سے آگاہی حاصل کی جائے۔ذیل میں ان کی کچھ تفصیل ذکر کی جاتی ہے۔

صبح صادِق اور صبح کاذِب کی حقیقت

صبح کاذِب:

جب رات ختم ہونے لگتی ہے تو اس وقت عموماً آسمان پر عمودی اور مستطیل شکل یعنی لمبائی میں ایک لمبی روشنی نمودار ہوتی ہے، جس سے یہ گمان ہونے لگتا ہے کہ صبح ہو چکی ہے حالاں کہ وہ رات ہی کا وقت ہوتا ہے، اور یہ روشنی چند منٹ تک رہتی ہے اور اس کے بعد عموماً دوبارہ اندھیرا چھا جاتا ہے۔احادیث میں اس کو ’’ذَنَبُ السِّرْحَانِ‘‘ یعنی بھیڑیے کی دم سے بھی تشبیہ دی گئی ہے۔

صبح کاذِب نام رکھنے کی وجہ:

اس کو صبح کاذب اس لیے کہا جاتا ہے کہ کاذِب کے معنی ہیں: جھوٹا، چوں کہ یہ حقیقی صبح نہیں ہوتی بلکہ اس سے صبح کا گمان ہونے لگتا ہے اس لیے اس کو صبح کاذب یعنی جھوٹی صبح کہتے ہیں۔

صبح کاذب کا حکم:

چوں کہ یہ حقیقی صبح تو ہوتی ہی نہیں ہے اس لیے اس پر صبح کا کوئی حکم لاگو نہیں ہوتا بلکہ یہ رات ہی کے زمرے میں آتی ہے۔

صبح صادق:

عموماً صبح کاذب کے تھوڑی دیر بعد آسمان کے افق پر شمالاً و جنوباً ایک روشنی نمودار ہوتی ہے، یہ روشنی مستطیر یعنی چوڑائی میں پھیلی ہوئی ہوتی ہے جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید پھیلتی اور بڑھتی جاتی ہے، اس کو صبح صادق کہتے ہیں، یہ حقیقی صبح ہوتی ہے۔

صبح صادق سے متعلق احکام:

صبح صادق چوں کہ حقیقی صبح ہوتی ہے اس لیے اس پر شریعت کے متعدد احکام لاگو ہوتے ہیں، جیسے:

- صبح صادق طلوع ہوتے ہی رات ختم ہو جاتی ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ عشا اور نمازِ وتر کا وقت ختم ہو جاتا ہے، جس کی وجہ سے یہ دونوں نمازیں قضا ہو جاتی ہیں۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی تہجد کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی روزہ شروع ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی شرعی دن شروع ہو جاتا ہے، جس کے آدھے دن کو نصف النہار شرعی کہتے ہیں۔ واضح رہے کہ زوال کو نصف النہار عرفی کہا جاتا ہے جو کہ سورج طلوع ہونے سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا آدھا دن ہوتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی نمازِ فجر کا وقت داخل ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق طلوع ہوتے ہی عید الفطر میں صدقۃ الفطر واجب ہو جاتا ہے۔
- صبح صادق ہوتے ہی عید الاضحیٰ کے دن قربانی کا جانور ذبح کرنا درست ہوتا ہے، البتہ یہ اُن دیہاتوں کے لیے ہے جن میں عید کی نماز واجب نہیں ہوتی، جبکہ شہروں میں اور بڑے دیہاتوں میں جہاں عید کی نماز واجب ہوتی ہے وہاں عید کی نماز کے بعد ہی ذبح کرنا جائز ہوتا ہے، جس کی تفصیل قربانی کے مسائل میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ان جیسے متعدد احکام ایسے ہیں جو صبح صادق سے منسلک ہیں۔

(رد المحتار، ہندیہ، صبح صادق و کاذب اور وقت عشا کی تحقیق از مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم)

صبح صادق ہوتے وقت سورج کتنے ڈگری زیرِ اُفق ہوتا ہے؟

جمہور اہلِ علم کے نزدیک سورج جب 18 درجے زیرِ اُفق ہو تو صبح صادق طلوع ہو جاتا ہے، یہی قول راجح اور اسی پر فتویٰ ہے، اور عموماً مروّجہ اوقاتِ نماز کے نقشے بھی اسی کے مطابق بنائے گئے ہیں۔

(رد المحتار، نوادر الفقہ، فتاویٰ عثمانی، فہم الفلکیات، صبح صادق و کاذب اور وقت عشا کی تحقیق از حضرت مفتی رضوان صاحب)

احادیث مبارکہ:

- مصنَّف ابن ابی شیبہ میں ہے:

9163- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُورِ، وَلَا الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيلُ، وَلَكِنِ الصُّبْحُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الأُفُقِ».

9164- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْفَجْرُ فَجْرَانِ: فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَلَكِنِ الْمُسْتَطِيرُ».

9165- عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: لَيْسَ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا، يَعْنِي الْمُسْتَطِيلَ، وَلَكِنِ الْفَجْرُ الَّذِي هَكَذَا، يَعْنِي الْمُعْتَرِضَ.

- صحیح مسلم میں ہے:

2596- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ: حَدَّثَنِي وَالِدِى أَنَّهُ سَمِعَ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ يَقُولُ: «لَا يَغُرَّنَّ أَحَدَكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ مِنَ السَّحُورِ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَسْتَطِيرَ».

2597- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ -لِعَمُودِ الصُّبْحِ- حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا».

2598- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رضى الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الأُفُقِ الْمُسْتَطِيلُ هَكَذَا حَتَّى يَسْتَطِيرَ هَكَذَا». وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِى مُعْتَرِضًا.

- سنن النسائی میں ہے:

2170- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا» يَعْنِي مُعْتَرِضًا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.

نمازِ فجر کا وقت اور اس کے احکام

فجر کی نماز کا وقتِ ادا:

فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک رہتا ہے، اس دوران جب بھی فجر کی نماز ادا کی جائے تو ادا شمار ہوتی ہے، اور جب سورج نکلنا شروع ہو جائے تو فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے۔
(البحر الرائق، الدر المختار، تبیین الحقائق)

مردوں کے لیے نمازِ فجر کا مستحب وقت:

مردوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں ادا کریں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ''أَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ''، یعنی فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرو کیوں کہ اس کا اجر وثواب زیادہ ہے۔

واضح رہے کہ حضور اقدس ﷺ، حضرات صحابہ کرام جیسے حضرت علی، حضرت عمر، حضرت ابن مسعود، حضرت حسین، حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہم اور حضرات تابعین کرام جیسے: حضرت عمر بن عبد العزیز، حضرت ابراہیم نخعی، حضرت سعید بن جبیر اور حضرت علقمہ اور دیگر جلیل القدر حضرات رحمہم اللہ سے یہی ثابت ہے کہ فجر کی نماز اندھیرے کی بجائے روشنی میں پڑھنا افضل ہے اور اس کا اجر بھی زیادہ ہے، حتی کہ جلیل القدر تابعی حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا جتنا اتفاق اس بات پر ہوا اس سے بڑھ کر کسی اور بات پر نہیں ہوا۔

- سنن الترمذی میں ہے:

154- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «أَسْفِرُوا بِالفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ». وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الحَدِيثَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ أَيْضًا عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ. وَفِي البَابِ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، وَجَابِرٍ، وَبِلَالٍ. حَدِيثُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ رَأَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالتَّابِعِينَ: الإِسْفَارَ بِصَلَاةِ الفَجْرِ، وَبِهِ يَقُولُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ.

- مصنف ابن ابی شیبہ:

3261- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ».

3263- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: يَا ابْنَ النَّبَّاحِ، أَسْفِرْ بِالْفَجْرِ.

3264- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَسْوَدِ: أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

3265- عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُقَطَّعِ قَالَ: رَأَيْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ أَسْفَرَ بِالْفَجْرِ جِدًّا.

3266- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ بِغَلَسٍ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: أَسْفِرُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّهُ أَفْقَهُ لَكُمْ.

3267- حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ رَضِيِّ بْنِ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ رَبِيعُ بْنُ جُبَيْرٍ يَقُولُ لَهُ -وَكَانَ مُؤَذِّنُهُ-: يَا أَبَا عَقِيلٍ، نَوِّرْ، نَوِّرْ.

3268- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

3269- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ يُسْفِرُ بِالْفَجْرِ.

3270- عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللهِ يُسْفِرُونَ بِالْفَجْرِ.

3271- عَنْ عُبَيْدٍ الْمُكْتِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ يُنَوِّرُ بِالْفَجْرِ.

3272- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّكُمْ كُلَّمَا أَسْفَرْتُمْ كَانَ أَعْظَمَ لِلأَجْرِ».

3273- حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: كَانُوا يُحِبُّونَ أَنْ يَنْصَرِفُوا مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ،

وَأَحَدُهُمْ يَرَى مَوْضِعَ نَبْلِهِ.

3274- حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: سَافَرْت مَعَ عَلْقَمَةَ، فَكَانَ يُنَوِّرُ بِالصُّبْحِ.

3275- حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إبْرَاهِيمَ قَالَ: مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ.

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب:

نمازِ فجر کو روشنی میں ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے وقت میں نمازِ فجر ادا کی جائے کہ جب روشنی خوب پھیل جائے اور سورج طلوع ہونے تک اس قدر وقت باقی ہو کہ مسنون قرأت کے ساتھ سنت کے مطابق نماز ادا کرنے کے بعد بھی اتنا وقت باقی رہے کہ اگر کسی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے تو سنت کے مطابق مسنون قرأت کے ساتھ وہ نماز دوبارہ ادا کی جاسکے اور اس کے بعد بھی مسبوق افراد اپنی بقیہ نماز پوری کر سکیں۔ بعض اہل علم حضرات کے تجربے کے مطابق سورج طلوع ہونے سے تقریباً آدھا گھنٹہ پہلے فجر کی نماز ادا کرنے سے اس پر بخوبی عمل کیا جاسکتا ہے۔

نمازِ فجر میں مسنون قرأت کی مقدار:

واضح رہے کہ نمازِ فجر میں مسنون قرأت سے مراد یہ ہے کہ طوال مفصل یعنی سورۃ الحجرات سے لے کر سورۃ البروج تک کی سورتوں میں سے دونوں رکعتوں میں چالیس تا ساٹھ آیات تلاوت کی جاسکیں۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:

یہ واضح رہے کہ حج کے موقع پر مزدلفہ میں فجر کی نماز اندھیرے ہی میں ادا کرنا افضل ہے۔
(ردالمحتار، علم الفقہ)

رمضان المبارک میں اندھیرے میں نمازِ فجر کی ادائیگی کی وجہ:

عام حالات میں تو فجر کی نماز میں افضل یہی ہے کہ وہ روشنی میں ادا کی جائے جس کی تفصیل بیان ہوچکی، اس میں ایک بڑی حکمت یہ ہے کہ تاخیر سے ادا ہونے کی صورت میں اس میں لوگ کثرت سے جماعت میں شریک ہوسکیں گے کیوں کہ اگر وقت داخل ہوتے ہی اندھیرے میں نماز ادا کی جائے تو قوی اندیشہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی جماعت رہ جائے، حالاں کہ تکثیرِ جماعت بھی مطلوب ہے۔ لیکن جہاں اندھیرے میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد کی شرکت ہوجاتی ہو اور روشنی میں نماز ادا کرنے کی وجہ سے لوگوں کی جماعت فوت ہونے کا اندیشہ ہو جیسا کہ رمضان المبارک میں مشاہدہ ہوتا رہتا ہے تو ایسی صورت میں لوگوں کی رعایت کرتے ہوئے اندھیرے ہی میں فجر ادا کرنا افضل ہے۔

(فیض الباری، فتاویٰ محمودیہ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

- صحیح بخاری میں ہے:

577- عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةٌ بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

- فیض الباری شرح صحیح بخاری للامام الکشمیری میں ہے:

577- قوله: (كنت أَتَسحَّرُ في أهلي، ثُمَّ يكونُ سُرْعَةٌ بي أَنْ أُدْرِكَ صلاةَ الفجرِ مَعَ رَسولِ الله ﷺ) ولعل هذا التَّغْلِيس كان في رمضان خاصة، وهكذا ينبغي عندنا إذا اجتمعَ النَّاس، وعليه العمل في دار العلوم بديوبند من عهد الأكابر. (باب وَقْتِ الفَجْر)

عورتوں کے لیے نمازِ فجر کا مستحب وقت:

عورتوں کے لیے ہمیشہ اندھیرے ہی میں فجر کی نماز پڑھنا مستحب ہے، یعنی جیسے فجر کا وقت داخل ہوجائے تو عورتوں کو چاہیے کے فجر کی نماز ادا کرلیں، روشنی پھیلنے کا انتظار نہ کریں۔

(الدر المختار مع رد المحتار، علم الفقہ)

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں:

خواتین مسجد کی اذان کی پابند نہیں بلکہ وقت داخل ہوتے ہی وہ نماز ادا کر سکتی ہیں اگرچہ اذان نہ ہوئی ہو، البتہ جن خواتین کو نماز کا وقت داخل ہونے کا علم نہ ہوتا ہو تو ان کے لیے یہی مناسب ہے کہ وہ یا تو کسی سے پوچھ لیا کریں یا مسجد کی اذان کا انتظار کریں۔ یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ خواتین کے لیے افضل یہ ہے کہ نمازِ فجر تو اندھیرے میں ادا کریں اور باقی نمازیں مردوں کی جماعت ہو جانے کے بعد ادا کر لیا کریں۔
(الدر المختار، علم الفقہ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

فائدہ:

فجر کی نماز کے وقتِ ادا میں کوئی بھی مکروہ وقت نہیں ہے، البتہ جیسے ہی طلوعِ آفتاب کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے تو نمازِ فجر قضا ہو جاتی ہے۔

صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک کتنا وقت ہوتا ہے؟

صبح صادق سے لے کر طلوعِ آفتاب تک کتنا وقت ہوتا ہے؟ تو واضح رہے کہ اس حوالے سے کوئی خاص وقت تو متعین کرنا مشکل ہے کیوں کہ سال بھر یہ وقت کم و بیش ہوتا رہتا ہے، البتہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک اتنا ہی وقت ہوتا ہے جتنا کہ سورج غروب ہونے سے عشا تک ہوتا ہے، گویا کہ دونوں کا درمیانی وقفہ عموماً برابر ہوتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ) جیسے کہ 24 دسمبر کو صبح صادق کا وقت 5 بجکر 51 منٹ ہے، جبکہ طلوعِ آفتاب کا وقت 7 بجکر 12 منٹ ہے، ان کا درمیانی وقت 81 منٹ بنتا ہے، اسی طرح غروبِ آفتاب کا وقت 5 بجکر 50 منٹ ہے، جبکہ عشا کا وقت 7 بجکر 13 منٹ ہے، ان کا درمیانی وقت 82 منٹ ہے۔ سال بھر یہی تناسب رہتا ہے، کہیں ایک دو منٹ کا فرق آجائے تو عین ممکن ہے، جو کہ زیادہ فرق نہیں۔

مسئلہ:

اگر کوئی شخص ایسے وقت میں فجر کی نماز ادا کر رہا ہو کہ سورج طلوع ہونے میں تھوڑا سا وقت باقی ہو اور یہ اندیشہ ہو کہ اگر میں فجر کی سنت نماز بھی ادا کروں گا تو فرض نماز کے لیے وقت نہ رہے گا تو ایسی صورت میں وہ سنت نماز ترک کر کے فرض نماز ادا کر لے اور سورج طلوع ہو جانے کے بعد ان سنتوں کی قضا کر لے۔

تفصیلی عبارات

- الدر المختار میں ہے:

(وَقْتُ) صَلَاةِ (الْفَجْرِ) ..... (مِنْ) أَوَّلِ (طُلُوعِ الْفَجْرِ الثَّانِي) وَهُوَ الْبَيَاضُ الْمُنْتَشِرُ الْمُسْتَطِيرُ لَا الْمُسْتَطِيلُ (إلَى) قُبَيْلِ (طُلُوعِ ذُكَاءَ) بِالضَّمِّ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ اسْمُ الشَّمْسِ.

- رد المحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: مِنْ أَوَّلِ طُلُوعِ إلَخْ) زَادَ لَفْظَ «أَوَّلِ»؛ اخْتِيَارًا لِمَا دَلَّ عَلَيْهِ الْحَدِيثُ كَمَا قَدَّمْنَاهُ. (قَوْلُهُ: وَهُوَ الْبَيَاضُ إلَخْ)؛ لِحَدِيثِ مُسْلِمٍ وَالتِّرْمِذِيِّ وَاللَّفْظُ لَهُ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلَكِن الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ». فَالْمُعْتَبَرُ الْفَجْرُ الصَّادِقُ وَهُوَ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ: أَيِ الَّذِي يَنْتَشِرُ ضَوْءُهُ فِي أَطْرَافِ السَّمَاءِ لَا الْكَاذِبُ وَهُوَ الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي يَبْدُو طَوِيلًا فِي السَّمَاءِ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ أَيْ الذِّئْبِ ثُمَّ يَعْقُبُهُ ظُلْمَةٌ.

[فَائِدَةٌ] ذَكَرَ الْعَلَّامَةُ الْمَرْحُومُ الشَّيْخُ خَلِيلٌ الْكَامِلِيُّ فِي حَاشِيَتِهِ عَلَى «رِسَالَةِ الأسطرلاب» لِشَيْخِ مَشَايِخِنَا الْعَلَّامَةِ الْمُحَقِّقِ عَلِيٍّ أَفَنْدِي الدَّاغِسْتَانِيِّ: أَنَّ التَّفَاوُتَ بَيْنَ الْفَجْرَيْنِ وَكَذَا بَيْنَ الشَّفَقَيْنِ الْأَحْمَرِ وَالْأَبْيَضِ إنَّمَا هُوَ بِثَلَاثِ دُرَجٍ. اهـ (قَوْلُهُ: إلَى قُبَيْلِ) كَذَا أَقْحَمَهُ فِي «النَّهْرِ»، وَالظَّاهِرُ أَنَّهُ مَبْنِيٌّ عَلَى دُخُولِ الْغَايَةِ، لَكِنَّ التَّحْقِيقَ عَدَمُهُ لِكَوْنِهَا غَايَةَ مَدٍّ كَمَا سَبَقَ فَلَا حَاجَةَ إلَى ذَلِكَ. اهـ. إسْمَاعِيلُ. (قَوْلُهُ: بِالضَّمِّ) أَيْ وَبِالْمَدِّ كَمَا فِي «الْقَامُوسِ» ح.

- الدر المختار میں ہے:

(وَالْمُسْتَحَبُّ) لِلرَّجُلِ (الِابْتِدَاءُ) فِي الْفَجْرِ (بِإِسْفَارٍ وَالْخَتْمُ بِهِ) هُوَ الْمُخْتَارُ بِحَيْثُ يُرَتِّلُ

أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ لَوْ فَسَدَ. وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا؛ لِأَنَّ الْفَسَادَ مَوْهُومٌ: (إلَّا لِحَاجٍّ بِمُزْدَلِفَةَ) فَالتَّغْلِيسُ أَفْضَلُ كَمَرْأَةٍ مُطْلَقًا، وَفِي غَيْرِ الْفَجْرِ الْأَفْضَلُ لَهَا انْتِظَارُ فَرَاغِ الْجَمَاعَةِ.

- ردالمحتار میں ہے:

(قَوْلُهُ: لِلرَّجُلِ) يَأْتِي مُحْتَرَزُهُ. (قَوْلُهُ: فِي الْفَجْرِ) أَيْ صَلَاةِ الْفَرْضِ، وَفِي صَلَاةِ السُّنَّةِ قَوْلَانِ كَمَا يَأْتِي لِلشَّارِحِ ط. (قَوْلُهُ: بِإِسْفَارِهِ) أَيْ فِي وَقْتِ ظُهُورِ النُّورِ وَانْكِشَافِ الظُّلْمَةِ، سُمِّيَ بِهِ؛ لِأَنَّهُ يُسْفِرُ: أَيْ يَكْشِفُ عَنِ الْأَشْيَاءِ خِلَافًا لِلْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ؛ لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ؛ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلْأَجْرِ»، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ. وَرَوَى الطَّحَاوِيُّ بِإِسْنَادٍ صَحِيحٍ: مَا اجْتَمَعَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مَا اجْتَمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ. وَتَمَامُهُ فِي «شَرْحِ الْمُنْيَةِ» وَغَيْرِهَا. (قَوْلُهُ: أَرْبَعِينَ آيَةً) أَيْ إلَى سِتِّينَ. (قَوْلُهُ: ثُمَّ يُعِيدُهُ بِطَهَارَةٍ) أَيْ يُعِيدُ الْفَجْرَ: أَيْ صَلَاتَهُ مَعَ تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ الْمَذْكُورَةِ، وَيُعِيدُ الطَّهَارَةَ لَوْ فَسَدَ بِفَسَادِهَا أَوْ ظَهَرَ فَسَادُهُ بِعَدَمِهَا نَاسِيًا. وَالْحَاصِلُ أَنَّ الْإِسْفَارَ أَنْ يُمْكِنَهُ إعَادَةُ الطَّهَارَةِ وَلَوْ مِنْ حَدَثٍ أَكْبَرَ كَمَا فِي «النَّهْرِ» وَ«الْقُهُسْتَانِيِّ»، وَإِعَادَةُ الصَّلَاةِ عَلَى الْحَالَةِ الْأُولَى قَبْلَ الشَّمْسِ. (قَوْلُهُ: وَقِيلَ: يُؤَخِّرُ جِدًّا) قَالَ فِي «الْبَحْرِ»: وَهُوَ ظَاهِرُ إطْلَاقِ الْكِتَابِ أَيِ «الْكَنْزِ»، لَكِنْ لَا يُؤَخِّرُهَا بِحَيْثُ يَقَعُ الشَّكُّ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ اهـ لَكِنْ فِي «الْقُهُسْتَانِيِّ»: الْأَصَحُّ الْأَوَّلُ ح. (قَوْلُهُ: مُطْلَقًا) أَيْ وَلَوْ فِي غَيْرِ مُزْدَلِفَةَ؛ لِبِنَاءِ حَالِهِنَّ عَلَى السَّتْرِ وَهُوَ فِي الظَّلَامِ أَتَمُّ.

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

26 ربیع الثانی 1441ھ/24 دسمبر 2019

03362579499